شہاب الدین چوہان (تاج گڑھ ، رحیم یار خان)

جشنِ آزادی سے گولڈن جوبلی تک!

ہر سال کی طرح اس سال بھی سرکار اور عوام بلکہ خواص نے جشن آزادی یا جشن بربادی خوب جوش و خروش سے منایا۔ مختلف تقریبات کے بہانے سرکاری خزانے سے کروڑوں روپے لوٹے گئے

پی ٹی وی نے جشن آزادی کی تقریبات کا آغاز میوزک شو سے کیا۔ پورے ملک کے نامور میراثی اسلام آباد میں جمع ہوئے اور اسلام آباد کی سڑکوں پر خوب اچھلے کودے اور بھولی عوام کو بھی نچواتے رہے۔ جو لوگ اسلام آباد نہیں جاسکے وہ اپنے گھروں میں ٹی وی کے سامنے ناچتے رہے۔ اس طرح ہم نے آزادی کا انچاسواں سال ناچتے گاتے ختم کیا اور آدھا ملک گنوا دیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے پاکستان کے "پاک" کو ختم کر دیا ہے اور اب صرف تان رہ گئی ہے اور یہ "تان" باقی آدھے ملک کو بھی لے ڈوبے گی۔

اس کے علاوہ بہت سی خفیہ تقریبات بھی منعقد ہوئیں جو عوام کو نظر نہ آسکیں کیونکہ خواص لوگوں نے ان تقریبات کو منعقد کیا اور انہی لوگوں نے شرکت کی۔ ان تقریبات میں کوٹھوں پر رہنے والیاں کوٹھیوں میں منتقل ہو گئیں اور ساری رات ناچتی گاتی رہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی کوٹھیوں والیاں بھی ان کے ساتھ مل گئیں اور خوب آزادی منائی۔ ان محفلوں میں شراب کو پانی کی طرح بہایا گیا۔ وہ ملک جسے حاصل کرنے کی خاطر ہمارے بزرگوں نے اپنا خون پانی کی طرح بہایا۔ اب اسی ملک کی آزادی کے دن پر ملک کے بڑوں نے شراب کو پانی کی طرح بہایا۔

آج وہی بڑے لوگ اقتدار کی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں جو انگریز کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے۔ صرف چہرے بدلے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ باہر سے گورے اور اندر سے کالے تھے۔ یہ باہر سے بھی کالے اور اندر سے بھی کالے ہیں۔

حصولِ پاکستان کا مقصد ایک آزاد اسلامی مملکت کا قیام تھا۔ بتایا گیا لیکن ان بڑے لوگوں نے اسے آزاد مملکت بنا دیا۔ جہاں ہر طرح کی آزادی ہے۔ دوسروں کے حقوق مارنے کی آزادی۔ بے حیائی پھیلانے کی آزادی۔ دوسروں کی عصمتوں کو لوٹنے کی آزادی۔ قومی خزانہ لوٹنے کی آزادی۔ قتل و غارت کی آزادی، دوسروں پر کیچڑ اچھالنے کی آزادی، غرضیکہ ہر طرح کی آزادی ہے۔

غریب کل بھی غریب تھا، آج بھی غریب ہے اور آنے والے کل کو بھی غریب ہی رہے گا کیونکہ غریب کے جسم سے یہ لوگ کپڑا اتار کر جھنڈا بناتے ہیں جس سے یہ اپنی گاڑیاں سجاتے ہیں۔ غریب کے بچے

(بقیہ ص ۴۳ پر دیکھیں)